**سینیٹ کا سولہواں پارلیمانی سال : قانون سازی سست روی کا شکار رہی**

**ایوان اپنا تین چوتھائی ایجنڈا نمٹانے میں کامیاب رہا**

**20 حکومتی اور چھ نجی قانونی مسوّدات کے ساتھ ساتھ تیس قراردادوں کی منظوری دی گئی**

سینیٹ کا سولہواں پارلیمانی سال 2015 سے 2018 کے دوران قائم کردہ پارلیمانی معیارات کو برقرار رکھنے کی جستجو سے عبارت تھا۔ گیارہ مارچ 2019 کو مکمل ہونے والے اس برس کے دوران ایوان کی قیادت میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ 51 نئے اراکین نے بھی حلف لیا۔ پندرہویں پارلیمانی سال کے مقابلے میں قانون سازی، حکومتی کارکردگی کی نگرانی، کمیٹیوں کی کارروائی اور نظم و ضبط کے اعتبار سے اس برس سینیٹ کی کارکردگی روبہ زوال رہی البتہ وقت کی پابندی کے معاملے میں گذشہ برس کی نسبت بہتری دیکھنے میں آئی۔

فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک کی طرف سے جاری رپورٹ کے مطابق قانون سازی کے حوالے سے سولہویں پارلیمانی سال کے دوران سینیٹ نے گذشتہ برس کی نسبت نصف قانونی مسوّدات منظور کیے۔ اس برس 20 حکومتی قانونی مسوّدات اور چھ نجی قانونی مسوّدات منظور کیے گئے جبکہ گذشتہ برس 33 حکومتی مسوّدات اور 17 نجی مسوّدات منظور کیے گئے تھے۔ منظور شدہ قانونی مسوّدات کی تعداد میں اس کمی کی وجہ موجودہ حکومتی جماعت پاکستان تحریک انصاف کی سینیٹ میں عددی اقلیت ہوسکتی ہے۔

حکومتی قانون سازی میں زیادہ تر قانونی مسوّدات گذشتہ حکومت کے دور میں لائے گئے تھے۔ موجودہ حکومت کی طرف سے فی الحال سات قانونی مسوّدات ایوان میں لائے گئے ہیں جن میں سے بھی تین مسوّدات گذشتہ حکومت کے دور میں قومی اسمبلی میں پیش کیے جاچکے تھے لیکن قومی اسمبلی کی مدّت کی تکمیل کے باعث ضائع ہوگئے تھے۔ مزیدبرآں، موجودہ حکومت نے اپنا جمع کرایا ایک بل اس بنیاد پر واپس لے لیا کہ اسے فی الحال موجودہ کابینہ کی منظوری حاصل نہ تھی۔

منظور شدہ حکومتی قانونی مسوّدات قبائلی علاقہ جات کے خیبر پختونخوا میں انضمام، صحت کے شعبے میں ادارہ جاتی اصلاحات، انسانی سمگلنگ سے نمٹنے کے طریقہ کار میں بہتری لانے، اعلٰی تعلیمی اداروں کو قانونی چارٹر فراہم کرنے، اور انتخابی قانون میں مزید اصلاحات متعارف کرانے سے متعلق تھے۔ اسی طرح منظور شدہ نجی قانونی مسوّدات میں تحفظ اطفال، ملازمت پیشہ خواتین کے بچوں کے لیے ڈے کئیر کی سہولت کی فراہمی، طلبا کے لیے پیشہ وارانہ تربیت، نجی قرضوں پر سود کی ممانعت، آفت زدگان کے لیے مالی امداد اور ملازمین کے حقوق کے تحفظ کی تجاویز دی گئیں تھیں۔

سینیٹ کی مجموعی کارکردگی میں بھی گذشتہ برس کی نسبت کمی دیکھنے میں آئی۔ سولہویں پارلیمانی سال کے دوران ایوان اپنے ایجنڈے پر شامل تین چوتھائی امور نمٹانے میں کامیاب رہا جبکہ اس سے پچھلے برس یہ شرح 98 فیصد رہی تھی۔ سینیٹ نے طے شدہ ایجنڈے پر شامل اکتالیس حکومتی قانونی مسوّدات میں سے چالیس، 49 نجی قانونی مسوّدات میں سے 38، 53 قراردادوں میں سے 31، 62 توجہ دلاؤ نوٹسوں میں سے 49، 30 تحاریک التوا میں سے 31، 41 تحاریک زیر قاعدہ 218 میں سے 15، 99 کمیٹی رپورٹوں میں سے 92، 19 قانونی رپورٹوں میں سے 16 کو نمٹایا۔ بقیہ ایک چوتھائی ایجنڈا اراکین کی غیر حاضری یا نشستوں کے بے وقت مؤخر کیے جانے کے باعث نمٹایا نہ جاسکا۔

سینیٹ کی کمیٹیوں کی کارکردگی بھی زوال کا شکار رہی۔ اس برس سینیٹ کی مختلف قائمہ کمیٹیوں، فنکشنل کمیٹیوں اور خصوصی کمیٹیوں نے 92 رپورٹیں ایوان میں پیش کیں جبکہ گذشتہ برس یہ تعداد 228 تھی۔حکومتی کارکردگی کے جائزے اور عوامی نمائندگی کے ایجنڈے میں بھی عددی گراوٹ دیکھنے میں آئی۔ ایوان نے اس برس تیس قراردادیں منظور کیں، چودہ تحاریک زیر قاعدہ 218 پر بحث کی اور 745 سوالات پوچھے۔ دوسری جانب، پندرہویں پارلیمانی سال کے دوران 69 قراردادوں کی منظوری دی گئی تھی، 73 تحاریک زیرِ بحث آئیں تھیں، اور 1538 سوالات پوچھے گئے تھے۔

ایوان کی کارروائی کا دورانیہ بھی گذشتہ برس کی نسبت ایک تہائی کم رہا جو کہ کارکردگی کے اعدادوشمار میں کمی کا ایک سبب ہوسکتا ہے۔ سولہویں پارلیمانی سال کے دوران ایوان کی 76 نشستیں ہوئیں جبکہ پندرہویں پارلیمانی سال کے دوران 105 نشستیں منعقد کی گئیں تھیں۔ اوسطاً اس سال کی ہر نشست کا دورانیہ گذشتہ برس کی نسبت پندرہ منٹ کم تھا۔

سولہویں پارلیمانی سال کے دوران سینیٹ نے وقت کی پابندی کو خاصا ملحوظ خاطر رکھا۔ اوسطاً، ہر نشست اپنے مقررہ وقت سے محض ایک منٹ کی تاخیر سے شروع ہوئی۔ گذشتہ برس، یہ اوسط چھ منٹ رہی تھی۔ اس برس 76 میں سے 59 نشستیں اپنے مقررہ وقت پر شروع ہوئیں جبکہ زیادہ سے زیادہ تاخیر کا دورانیہ محض تیرہ منٹ رہا۔

ایوان میں اراکین کی حاضری کے اعتبار سے پندرہویں اور سولہویں پارلیمان سالوں کے دوران کوئی واضح فرق مشاہدے میں نہیں آیا۔ سولہویں پارلیمانی سال میں فی نشست اراکین کی حاضری کی اوسط 64 رہی جبکہ گذشتہ سال کے دوران یہ اوسط 66 تھی۔ تاہم اس سال 13 نشستوں کی کارروائی کورم کی کمی کی وجہ سے التوا کا شکار رہی۔ گزشتہ برس محض ایک نشست کورم کی کمی کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑی تھی۔ مزیدبرآں کارروائی کے دوران احتجاج اور واک آؤٹ کے واقعات میں بھی گذشتہ برس کی نسبت اضافہ دیکھنے میں آیا۔ سولہویں پارلیمانی سال کے دوران احتجاج یا واک آؤٹ کے 39 واقعات پیش آئے جبکہ گذشتہ سال ان واقعات کی تعداد محض چھ تھی۔